بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

فروری کے برہان میں جمعیۃ العلماء کے سالانہ اجلاس منعقدہ لاہور کا ذکر کرتے ہوئے ہم نے علماء کرام کو مدارسِ عربیہ کے نصابِ تعلیم کی اصلاح کی ضرورت پر متوجہ کیا تھا اور درخواست کی تھی کہ جمعیۃ العلماء کو اس اہم اور ملتِ اسلامیہ کی اشد ضرورت کیلئے بہ قدر استطاعت کچھ کرنا چاہیئے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری درخواست درخورِ اعتنا سمجھی گئی۔ اور اس مرتبہ کے عظیم الشان اجلاس میں آٹھ سو کے قریب علماء نے متفقہ طور پر اصلاحِ نصاب کی ضرورت کو تسلیم کرکے ایک تجویز منظور کردی۔

تجویز میں اس امر کی صراحت ہے کہ جمعیۃ علماء ہند مدارسِ عربیہ میں نصابِ تعلیم میں اصلاح کی ضرورت کو محسوس کرتی ہے اور اس بات کو نہایت ضروری خیال کرتی ہے کہ ان مدارس میں وقت کی ضرورتوں کے مطابق علومِ شرعیہ ودینیہ کے ساتھ علومِ عصریہ کی بھی تعلیم دی جائے۔

عام جلسہ سے پہلے جب جمعیۃ مرکزیہ کے ارکان اور نمائندگان ومدعوین کے اجتماع میں یہ تجویز پیش کی گئی تو سب نے اس سے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا اور اس کے مختلف پہلوؤں پر دیر تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا آخر کار پنجاب کے بعض ذی اثر علماء کے اصرار پر یہ قرار پایا کہ ہندوستان کے مختلف گوشوں سے علومِ جدیدہ وقدیمہ کے ماہر علماء وفضلاء کو لاہور میں بلاکر ان سے اس معاملہ میں مشورہ کیا جائے۔ اور ان سب کی رائے سے اس کام کا مفصل نقشہ تیار کرالیا جائے۔ پنجاب کے ان باہمت علماء نے اعلان کیا ہے کہ اس سلسلہ میں جو اخراجات ہونگے ان کے وہ خود متکفل ہوں گے۔

ہم جمعیۃ العلماء کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اس نے یہ تجویز منظور کرکے اپنی بیدار مغزی اور روشن خیالی

کا بہت عمدہ ثبوت دیا ہے لیکن ساتھ ہی یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ ملک کے روز افزوں پریشان کن حالات کے پیش نظر اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ اس تجویز کو عمل میں لانے کیلئے جلد از جلد کوئی موثر عملی قدم اٹھایا جائے جن حضرات سے مشورہ لینا ہے ان کا انتخاب کر کے کسی وقتِ معین پر ان کو ایک جگہ مجتمع ہونے کی دعوت بھیجدی جائے۔ پھر کامل غور و خوض کے بعد جو کچھ طے ہو اُس کو ہندوستان کے تمام مدارس میں نافذ کرنے کیلئے کوئی موثر سعی کی جائے۔

اس میں شبہ نہیں کہ اس کام میں سرمایہ کی بھی ضرورت ہوگی۔ اس کیلئے ہمیں امید ہے کہ جس طرح مسلمان اربابِ خیر کی ہمت سے ہمارے تمام قومی کام چلتے رہے ہیں۔ اسی طرح وہ اس موقع پر بھی اپنی اولوالعزمی کا ثبوت دیکر علماء کرام کو یہ کہنے کا موقع نہیں دینگے کہ ہم نے تو نصابِ تعلیم اور اس سے متعلق دوسری تمام ضروری چیزوں کا ایک مکمل خاکہ تیار کر لیا تھا مگر روپیہ نہ ہونے کے باعث اسکو کوئی عملی شکل نہ دیجا سکی۔

۲۴ مارچ کو ایک ٹیلیگرام کے ذریعہ یہ معلوم کر کے بڑا افسوس ہوا کہ جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ کے صدر مولانا شکراللہ صاحب مبارکپوری طویل علالت کے بعد ۲۳ مارچ کو عالم فانی سے عالم باقی کی طرف رحلت فرما گئے۔ مولانا موصوف نہایت مخلص۔ عالم باعمل۔ اور پرجوش قومی کارکن تھے۔ رد بدعات میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ اپنی معاش کیلئے کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ اسلئے قومی کاموں میں بھی وہ بیدریغ اپنی جیب سے خرچ کرتے تھے۔ ان کے مشاغل علمی اور عملی دونوں قسم کے تھے۔ پرانی تعلیم کے بزرگ ہونے کے باوصف سیاسی سمجھ بوجھ اور معاملہ فہمی میں وہ اپنے کسی ہم عصر سے کم نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ آنمرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق ارزاں ہو کہ سدا رہے نام اللہ کا!

اس موقع پر ہمیں اپنی جماعت کے ایک اور بزرگ عالم مولانا مشتاق احمد صاحب انبیٹھوی کی وفات حسرت آیات کا بھی ماتم کرنا ہے، مولانا مرحوم ایک درویش گوشہ نشین اور عالمِ خلوت پسند تھے۔ انبیٹھ ضلع سہارنپور وطن تھا۔ وہاں کے مشہور خاندان شیوخ سے تعلق رکھتے تھے۔ درسِ نظامی کی تعلیم دہلی اور سہارنپور میں پائی